ماہِ مبارک کی آمد اور تلاوتِ قرآن پاک

مولانا محمد راشد، ڈیرہ اسماعیل خان

رمضان المبارک میں تلاوت کی کثرت اور قرآن مجید صحیح تجوید کے ساتھ پڑھنے کا اہتمام ہو۔ حضرت مولانا ابرار الحق ہردوئیؒ کے اس سلسلے کے چند ارشادات نذر قارئین ہیں۔

۱......ارشاد فرمایا کہ: رمضان میں کرنے کی چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ تلاوت کا اہتمام کرے، تلاوت کا مطلب ہم سمجھتے ہیں کہ ایک پارے سے تیس پارے تک پڑھنا، بلکہ تلاوت کہتے ہیں کہ قرآن پاک کا پڑھنا، اب مان لو ایک شخص ہے، وہ پورا قرآن نہ پڑھا ہو، چند سورتیں پڑھی ہیں یا یاد ہیں تو اسے جو سورتیں یاد ہیں انہیں پڑھ لے تو یہی اس کی تلاوت ہوگئی، ایک دفعہ ''قل ھو اللہ'' (سورۂ اخلاص) سورۂ فلق'' سورۂ ناس فجر کے بعد پڑھ لے تو حفاظت رہتی ہے، یٰسین شریف پڑھ لو تو دن بھر کے کاموں میں آسانی اور سہولت ہو جاتی ہے۔ (مجالس محی السنۃ ص:۵۱)

۲......ارشاد فرمایا کہ: بعض اللہ کے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ اس طرح کی عادت ڈال لیتے ہیں کسی کو پتہ نہیں ہوتا۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ رمضان شریف میں ایک قرآن پاک تو دن بھر میں ختم کرتے تھے اور ایک رات میں اور ایک تراویح والا (یعنی اکٹھے ختم شریف) (مجالس محی السنۃ ص:۵۳)

۳......ارشاد فرمایا: اپنی اپنی مساجد میں تین منٹ کے لئے تلاوت کا سلسلہ شروع کرنا چاہئے، آج کل ہماری مساجد سونی ہوگئیں، نماز پڑھنے کے بعد کچھ کتاب کا معمول ہو تو وہ ہو جائے،

پھر تلاوت کی جائے، جو قرآن نہیں پڑھتے ہیں وہ بھی قرآن کو لے لیں اور اس کو کھولیں اور انگلی پھیرتے رہیں اور یہ کہتے رہیں کہ یہ بھی حق ہے یہ بھی حق ہے تو تین منٹ میں پانچ ہزار نیکیاں تو مل جاتی ہیں۔ کوئی ایک صفحہ پڑھے گا تو پانچ ہزار، آدھا صفحہ پڑھے گا تو ڈھائی ہزار نیکیاں مل جائیں گی۔ (مجالس محی السنۃ ص:۲۴)

۴......ارشاد فرمایا کہ اکثر معاملات میں کچھ نہ کچھ مستحبات ومستحسنات ہوتی ہیں، جس کا لوگ ماشاء اللہ خیال کرتے ہیں، مگر قرآن پاک کے جو مستحسنات ہیں اور اس کا جو جمال ہے، آج اکثر سے اکثر خواص بھی غافل ہیں تصحیح قرآن پاک کی فکر۔ بڑے بڑے قاریوں کو دیکھا کہ تراویح میں تجوید کا خیال نہیں، اگر کسی شاعر کا کلام پڑھا جارہا ہو اور وہ شاعر بھی اس مجلس میں موجود ہو تو پڑھنے والا کتنی احتیاط سے پڑھتا ہے؟ اگر کسی نے غلط پڑھ دیا تو شاعر کو کتنا ناگوار ہوتا ہے؟ اگر کسی بادشاہ شاعر کے کلام کو کوئی غلط سلط پڑھے تو بادشاہ کو کس قدر ناگوار ہوگا؟ اب غور کا مقام ہے کہ مخلوق کے کلام میں تو اس قدر احتیاط اور خالق کے کلام میں جس طرح چاہیں پڑھیں۔ پھر اس پر یہ توقع کہ ہر ہر حرف پر دس دس نیکیاں ملیں گی، اس کی وجہ یہ ہے کہ کلام اللہ کی جیسی عظمت ہونی چاہئے تھی، آج اس میں کمی ہوگئی ہے جس کی بنا پر یہ معاملہ ہورہا ہے۔ اس لئے تلاوت کے وقت یہ دھیان رکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم کو سناؤ کیسا پڑھتے ہو؟ اور جو لوگ سننے والے ہیں وہ یہ خیال کریں کہ احکم الحاکمین کا کلام پڑھا جارہا ہے۔ انتہائی عظمت ومحبت کے ساتھ سنیں اس سے ان شاء اللہ! قرآن پاک کی عظمت پیدا ہوجائے گی۔ (ملفوظات ابرار ص:۳۰)

۵......فرمایا: ایک حافظ صاحب آئے تھے ایک جگہ کے اور عمر بھی ان کی قریب اڑتالیس، پچاس سال کی تھی۔ یہاں آکے رہے، قرآن پاک اچھا پڑھتے تھے، مجھ سے بعد میں کہنے لگے کہ مجھے وہاں کے صدر مدرس صاحب نے یہاں بھیجا تو ذرا ناگواری سی ہوئی، پھر میں نے سوچا کہ اچھا ہے چلو دو چار دن کچھ قاعدے وقانون معلوم کرلیں گے، پھر دو چار دن بعد چلا آؤں گا۔ یہاں آئے تو بیچارے روتے تھے، افسوس کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم نے اب تک عربی پڑھائی، قرآن نہیں پڑھایا، پھر ماشاء اللہ! یہاں رہے، تب معلوم ہوا کہ قرآن پاک کیا ہے؟۔ (مجالس محی السنۃ ص:۵۶)

اللہ تعالیٰ صحیح صحیح تجوید کے ساتھ ہمیں اپنا کلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین

☆☆.....☆☆